سوال

(206) رکوع کے بعد ہاتھ باندھنے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سنن ابی داود میں ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں جس میں انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ بیان کرتے ہوئے کہا :

"کبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قرا ثم کبر للرکوع ثم قال : "سمع اللہ لمن حمدہ "حتی رجع کل عظم الی موضعہ "

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر کہا پھر قراءت کی ۔ پھر رکوع جاتے ہوئے اللہ اکبر کہا ، پھر کہا : سَمِعَ اللَّہُ لِمَن حَمِدَہُ حتی کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر لوٹ آئے ۔ "

کیا ہم اس حدیث کو ہاتھوں کو اسی حالت پر لے جانے پر محمول کرسکتے ہیں جس طرح کہ وہ رکوع سے پہلے تھے ، یعنی دائیاں ہاتھ بائیں پر ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ حدیث معروف شرعی کیفیت پر بدن کو لانے پر دلالت کرتی ہے ، پس ہر عضو کا استقرار اپنی اصل وضع ، یعنی ان کو نیچے لٹکانا ہی مناسب ہے ۔

فائدہ : ہر وہ نص جو بہت سے اجزاء کو متضمن ہو تو اس عام نص کے کسی ایک جز پر عمل کرنا سلف سے ثابت نہیں ہے ، پس اس ایک جز پر عمل کرنا غیر مشروع ہوگا ۔

اس اہم قاعدے سے غفلت کرنا ہی مسلمانوں میں بہت سی بدعات پھیلانے کا پہلا سبب ہے ، پس اگر ہم ان بدعات پر غور کریں تو ہمیں سنت سے ہی نہیں بلکہ قرآن کریم سے بھی ان بدعات کے تمام دلائل مل جائیں گے ۔

مثال : اذان کے شروع میں (درود) اضافہ یا آیات کے ساتھ نصیحت کرنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا ۔ ہمیں تو اس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ ایسا کرنا بدعت ہے لیکن ایسا کرنے والے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے ذریعہ ہماری بات کو رد کرتے ہیں :

يـٰأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنوا صَلّوا عَلَيهِ وَسَلِّموا تَسليمًا ‌ ٥٦ ... سورة الاحزاب

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اس پر صلوۃ بھیجو اور سلام بھیجو خواب سلام بھیجنا ۔ "

پس اس عام نص سے یہ استدلال کیا گیا کہ اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کو کسی وقت یا جگہ کے ساتھ محدود تو نہیں کیا گیا۔

اسی لیے امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بدعت دو قسموں میں تقسیم ہوتی ہے:

1۔ بدعت حقیقیہ:۔

یہ وہ بدعت ہے جس کی مطلق طور پر نہ کتاب اللہ میں کوئی اصل اور بنیاد ہے اور نہ ہی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

2۔ بدعت اضافیہ: وہ ہے کہ جب آپ اس کی طرف ایک زاویہ نگاہ سے دیکھیں تو آپ کو اس کی اصل اور ثبوت مل جائے گا اور جب آپ اس کو دوسرے زاویہ نگاہ سے دیکھیں تو آپ کو اس کی کوئی اصل اور دلیل نہیں ملے گی۔

مثال: نمازوں کے بعد استغفار کرنا سنت ہے لیکن نماز کے بعد اجتماعی طور پر استغفار کرنا اس کی کوئی اصل نہیں ہے بلکہ یہ بدعت ہے۔

ایک اور مثال: یہ بھی پہلی مثال کی طرح ہے۔ سنت نماز میں ایک مشروع عمل ہے لیکن اگر کوئی شخص سنت نماز کی جماعت کا قائل ہو اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے دلیل:

«يَدُ اللهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ».[1]

"اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے"

یا اس حدیث کو دلیل بنائے:

"صلاة الاثنين افضل من صلاة المرء وحده وصلاة الثلاثة ازكى عند الله من صلاة الاثنين"

"دو آدمیوں کا مل کر نماز پڑھنا اس کے اکیلا نماز پڑھنے سے افضل ہے اور تین آدمیوں کی نماز اللہ کے ہاں دو آدمیوں کی نماز سے افضل وپاکیزہ ہے۔"

تو یہ عمومی دلائل ہیں۔ جب کسی شخص کے دل میں نص عام کے ساتھ کسی معین عمل پر استدلال کرنے کا خیال گزرے تو سنت سے بدعت کی طرف انحراف سے بچنے کے لیے ہم پر واجب ہے کہ ہم دیکھیں کیا سلف نے ایسا کیا ہے یا نہیں؟

اصل سوال کی طرف رجوع: اس سلسلہ میں کچھ احادیث ہیں جن کے عموم سے بعض علماء رکوع کے بعد ہاتھ باندھنے کے مسئلہ پر استدلال کرتے ہیں لیکن سلف نے اس مسئلہ میں عموم سے استدلال نہیں کیا ہے، چنانچہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین اور ائمہ کرام رحمۃ اللہ علیہ میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جو رکوع کے بعد ہاتھ باندھنے کے مستحب یا سنت ہونے کا قائل ہو جس طرح کہ اہل سنت رکوع سے پہلے ہاتھ باندھنے کے قائل ہیں۔ (علامہ ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ)

---

[1]۔ صحیح سنن النسائی رقم الحدیث (4020)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 199

محدث فتویٰ